(اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو) کا مطلب سمجھا دیں، جسے بیہقی نے السنن الکبریٰ (۳۸۲/۳) میں بیان کیا ہے، لیکن اکثر محدثین کرام مریض کا علاج جانور کو ذبح کرنے کے حوالے سے اسے ضعیف قرار دیتے ہیں، تو کیا مریض سے مصیبت ٹالنے کے لیے ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

اس سوال کا انھوں نے یہ جواب دیا: ''مذکورہ حدیث درست نہیں ہے، لیکن مریض کی جانب سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے اور شفایابی کی اُمید رکھتے ہوئے صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ صدقے کی فضیلت میں بہت سے دلائل موجود ہیں اور صدقے سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور بری موت سے انسان دور ہو جاتا ہے''۔ (فتاویٰ اللجنة الملدائمة ۴۴۱/۲۴)

شیخ ابن جبرینؒ کہتے ہیں: ''صدقہ مفید اور سودمند علاج ہے۔ اس کے باعث بیماریوں سے شفا ملتی ہے اور مرض کی شدت میں کمی بھی واقع ہوتی ہے۔ اس بات کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ ''صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے'' سے ہوتی ہے۔ اسے احمد (۳۹۹/۳) نے روایت کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ مرض گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر لوگوں کو لاحق ہو جاتے ہوں، تو جیسے ہی مریض کے ورثا اس کی جانب سے صدقہ کریں تو اس کے باعث اس کا گناہ دھل جاتا ہے اور بیماری جاتی رہتی ہے، یا پھر صدقہ کرنے کی وجہ سے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، جس سے دل کو سکون اور راحت حاصل ہوتی ہے اور اس سے مرض کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ (الفتاویٰ الشرعیة فی المسائل الطبیة، جلد۲، سوال نمبر ۱۵)

آخر میں شیخ المنجد نے لکھا ہے: ''چنانچہ اللہ کے لیے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس قربانی کا مقصد مریض کی جانب سے شفا کی امید کرتے ہوئے صدقہ کرنا ہے، جس سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا''۔

ہندستان کے مشہور فقیہ اور مفتی مولانا خالد سیف اللہ رحمانی سے دریافت کیا گیا: اگر کوئی شخص بیمار پڑا تو اس کے گھر والے اس کے اچھے ہونے کے بعد جان کی زکوٰۃ میں بکرا ذبح کرتے ہیں۔ یہ گوشت گھر والے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

انھوں نے جواب دیا: ''اگر صحت مند ہونے سے پہلے نذر مانی ہو کہ صحت حاصل ہونے پر میں بکرا ذبح کروں گا تو یہ نذر کی قربانی ہے۔ یہ ان لوگوں کو کھلایا جاسکتا ہے جن کو نذر ماننے والا

زکوٰۃ دے سکتا ہو۔ اور اگر پہلے سے نذر نہیں مانی تھی، بلکہ صحت مند ہونے کے بعد اظہارِ مسرت کے لیے قربانی کی تو یہ شکرانہ کی قربانی ہے۔ اس کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے اہلِ تعلق کو بھی کھلایا جاسکتا ہے۔ (کتاب الفتاویٰ، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، ۲۰۰۵ء، فتویٰ نمبر ۱۳۰۶)

پاکستان کی مشہور درس گاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی کے مفتی مولانا محمد انعام الحق قاسمی نے لکھا ہے: ''مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے، البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے''۔ (قربانی کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، بیت العمار کراچی، ص ۹۶)

خلاصہ یہ کہ کوئی شخص کسی جان لیوا حادثے سے بچ جائے یا کسی موذی مرض سے شفا پاجائے تو اس کے بعد اس کا کسی جانور کا خون بہانے کو کارِ ثواب سمجھنا اور اسے جان کی حفاظت کا بدلہ قرار دینا تو غلط ہے، لیکن بطور شکرانہ زندہ جانور کو صدقہ کرنا یا اسے ذبح کرکے اس کا گوشت صدقہ کرنا دونوں صورتیں درست ہیں۔ (ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

شاندار روایت کا تسلسل

الجامعۃ الاسلامیہ جامع العلوم ملتان کے ہونہار طلبہ کا عظیم الشان اعزاز

تعلیمی بورڈ ملتان میٹرک (جنرل گروپ بوائز)

حافظ غلام محی الدین	پہلی پوزیشن	1100/1040
حافظ یاسر اسحاق	تیسری پوزیشن	1100/986
حافظ عرفان یزدانی	چہارم پوزیشن	1100/985

رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان (ثانویہ خاصہ)

حافظ عبدالرحمن	سوم پوزیشن	600/507

نوٹ

دینی اور جدید علوم کے شائقین کے لئے داخلہ جاری ہے۔

الجامعۃ الاسلامیہ جامع العلوم معصوم شاہ روڈ ملتان 061-4553556, 0300-7354393